https://www.jmi.ac.in

دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

پروفیسر چیس لڈوسا کا 'مادری زبان اور انگریزی' کے موضوع پر لیکچر

New Delhi: July 24, 2026

شعبہ تعلیمی مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنی 'پوسٹ گریجویٹ ایجوکیشن ایسوسی ایشن' (پی جی ای اے) اور ڈی ای ایس تھوری ۔پریکٹس کنیکٹ' کے اشتراک سے تیئیس جولائی دو ہزار چھبیس کو صبح گیارہ بج کر چالیس منٹ پر شعبہ کے سیمینار ہال میں 'مادری زبان اور انگریزی' کے موضوع پر ایک لیکچر کا اہتمام کیا۔

اس لیکچر کا مقصد طلبہ، ریسرچ اسکالرس اور اساتذہ کو کثیر لسانی معاشروں اور عصری تعلیمی پالیسیوں کے تناظر میں مادری زبان کے ذریعے تعلیم اور انگریزی زبان سیکھنے کے عمل کے باہمی تعلق کے بارے میں گہری سمجھ فراہم کرنا تھا۔ علاوہ ازیں، اس کا مقصد ہندوستانی تناظر میں زبان، شناخت، مساوات اور تعلیمی مواقع جیسے موضوعات پر بامقصد علمی مکالمے کو فروغ دینا بھی تھا۔

پروگرام کا آغاز ریسرچ اسکالر جناب تاج محمد کی جانب سے تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد ایم ایڈ کے طالب علم جناب اظہر احمد نے استقبالیہ کلمات کہے۔ اپنے خیر مقدمی خطاب میں انھوں نے موضوع کی اہمیت کو اجاگر کیا، جو کثیر لسانیت کو فروغ دینے کے لیے تدریس کے ذریعۂ ابلاغ کے طور پر مادری زبان کے استعمال کی وکالت کرتا ہے۔

پروفیسر چیس لاڈوسا، بشریات کی صدر اور پروفیسر اور ہیملٹن کالج، نیویارک، امریکہ میں ایجوکیشنل اسٹڈیز کے ڈائریکٹر کلیدی خطبہ پیش کیا۔ پروفیسر لاڈوسا بین الاقوامی سطح کے مقبول اسکالر ہیں جن کی تحقیق زبان، تعلیم، سماجی طبقے اور سیاسی معیشت پر مرکوز ہے، جسے شمالی ہندوستان میں وسیع پیمانے پر اتھنوگرافک فیلڈ ورک کے ذریعے تعاون حاصل ہے۔

اپنے پرجوش خطاب میں پروفیسر لادوسا نے اس پر زور دیا کہ زبان، رابطے کا ذریعہ محض نہیں۔ یہ شناخت، ثقافت، سماجی نقل و حرکت، اور تعلیمی تجربات کے ساتھ مضبوطی سے منسلک ہے۔ ہندوستان میں اپنی طویل مدتی نسل سے متعلق تحقیق پر روشنی ڈالتے ہوئے،

انھوں نے وضاحت کی کہ کس طرح مادری زبان اور انگریزی کے درمیان سمجھی جانے والی تقسیم اکثر لسانی حقائق کے بجائے وسیع تر سماجی خواہشات اور عدم مساوات کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے استدلال کیا کہ کثیر لسانی کو ایک چیلنج کے بجائے ایک تعلیمی اثاثہ کے طور پر دیکھا جانا چاہئے اور اساتذہ کو ایسا آموزشی ماحول کی تیاری کرنے کی ترغیب دینی چاہیے جہاں طلبہ کی گھریلو زبانوں کا احترام کیا جاتا ہو اور کلاس روم کے طریقوں میں معنی خیز طور پر شامل رکھا جاتا ہے۔ ان کے لیکچر نے جامع، مساوی اور معیاری تعلیم کو فروغ دینے میں زبان کے کردار تفصیل سے روشنی ڈالی۔

شعبہ تعلیمی مطالعات کے سابق سربراہ، پروفیسر ارشد اکرام احمد کے خصوصی خطاب نے اس پروگرام کو مزید وقیع اور پرمغز بنا دیا۔ پروفیسر احمد نے ذہنی نشو ونما، تصوراتی فہم اور جذباتی بالیدگی میں مادری زبان کے ناگزیر کردار پر روشنی ڈالی۔ زبان کی تعلیم، کثیر لسانی تدریسی مواد اور نصاب سازی کے شعبوں میں اپنی گراں قدر خدمات کا حوالہ دیتے ہوئے، انھوں نے ملک کے لسانی تنوع کو تسلیم کرتے ہوئے ہندوستانی زبانوں کو مستحکم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے لیکچر کی افادیت پر روشنی ڈالی اور اساتذہ کی تربیت میں کثیر لسانی تدریسی طریقوں کے نفاذ کی اہمیت پر زور دیا۔

پروگرام کی صدارت شعبہ تعلیمی مطالعات کے پروفیسر اور سربراہ، پروفیسر اعجاز مسیح نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر مسیح نے فکر انگیز مباحث کی تعریف کی اور اس بات پر زور دیا کہ زبان کی تعلیم کو مادری زبان اور انگریزی کے درمیان مقابلے کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ اسے ایک دوسرے کے تکملہ کے طور پر سمجھنا چاہیے جو سیکھنے والوں کو ذہنی، سماجی اور ثقافتی اعتبار سے ثروت مند کرتا ہے۔ ہندوستان کے لسانی تنوع پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی تناظر میں مادری زبان کا تعین اکثر ایک پیچیدہ عمل ہوتا ہے۔ اردو اور علاقائی زبانوں کے اثرات کے حوالے سے اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں، انہوں نے زبان کی متحرک اور ارتقائی مزاج و کردار کو اجاگر کیا۔

اس لیکچر میں شعبہ تعلیمی مطالعات اور آئی اے ایس ای کے اساتذہ، تحقیقی اسکالرس اور طلبہ نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ سوال وجواب پر مبنی سیشن سے کثیر لسانی، مادری زبان کے کردار، علاقائی زبانوں اور زبان سے متعلق پالیسی جیسے امور میں شرکا کی گہری دلچسپی آشکار ہوئی۔ پروفیسر لاڈوسا نے انتہائی وضاحت اور علمی بصیرت کے ساتھ سوالات کے جوابات دیے، جس سے یہ نشست انتہائی دلچسپ اور فکری اعتبار سے ثروت مند ہوگئی۔

پروگرام کا اختتام کنوینر ڈاکٹر آفاق ندیم خان کے اظہار تشکر پر ہوا۔ انھوں نے پروفیسر چیز لاڈوسا کا ان کے پرمغز اور فکر انگیز لیکچر کے لیے، پروفیسر اعجاز مسیح کے صدارتی کلمات کے لیے، اور پروفیسر ارشد اکرام احمد کی قیمتی آراء اور خصوصی تبصروں کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے فیکلٹی اراکین، طلبہ اور منتظمین کی ٹیم سے حاصل تعاون کو بھی سراہا۔ ڈی ای ایس تھیوری - پریکٹس کنیکٹ' کے کنوینر ڈاکٹر محمد جاوید حسین کی خصوصی ستائش کی، جن کی باریک بین منصوبہ بندی اور مسلسل تعاون نے پروگرام کے کامیاب انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض محترمہ آفرین فاطمہ اور جناب اظہر احمد نے بخوبی انجام دیے۔

اس توسیعی خطبے نے عصری تعلیم میں مادری زبان اور انگریزی کے باہمی تعلق پر تنقیدی غور و خوض کے لیے ایک متحرک علمی پلیٹ فارم فراہم کیا۔ اس نے کثیر لسانیت، لسانی تنوع اور شمولیتی تعلیمی طریقوں کی اہمیت کو اجاگر کیا، اور شرکا کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ زبان کو ایک ایسے پل کے طور پر دیکھیں جو ثقافتوں، برادریوں، علمی نظاموں اور مواقع کو آپس میں مربوط کرتا ہے۔ پروگرام کا اختتام انتہائی مثبت انداز میں ہوا اور شرکا کو ایک ایسے معاشرے کی تعمیر میں زبان کی تعلیمی، سماجی اور ثقافتی اہمیت کے بارے میں قیمتی بصیرتیں حاصل ہوئیں جو سب کے لیے مساوی اور شمولیتی ہو۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلیٰ، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ